

آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد ! دلِ بے مدعا : ایسا دل جس کا کوئی مدعا نہ ہو، جو ہر غرض سے پاک ہو۔
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا ! نہ مانگ

شرح : اگر تجھے دعا کے قبول ہونے کا یقین ہے تو ایک ایک چیز کے لیے دعا نہ مانگ۔ اگر مانگنا چاہتا ہے تو خدا سے ایسا دل مانگ لے، جس کا کوئی مدعا نہ ہو، جو غرض سے بالکل پاک ہو، جب ایسا دل مل جائے گا تو کبھی کسی چیز کے لیے دعا مانگنے کی ضرورت نہ رہے گی، کیونکہ وہ بے مدعا ہونے کے باعث کسی شے پر ملتفت ہی نہ ہوگا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا نے دلِ بے مدعا مانگنے کے لیے قبول ہونے کے یقین کی شرط کیوں لگائی، یعنی کیوں کہا کہ اگر تجھے دعا قبول ہونے کا یقین ہے تو یہ مانگ اور یہ نہ مانگ؟ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر شخص کو یقین اجابت ہو تو دعا مانگے مطلب صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر واقعی کسی کی کو قرائن سے اجابت کا یقین ہو جائے تو دلِ بے مدعا مانگنا چاہیے۔

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ دلِ بے مدعا کیوں مانگا جائے؟ آیا واقعی مرزا غالب لوگوں کو دعا سے روک رہے ہیں اور اسی لیے انھوں نے دلِ بے مدعا مانگنے کی تلقین کی؟ بعض اہل تحقیق نے فرمایا ہے : خدا عالم الغیب ہے، لہذا جو تمنا کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے، اس کا علم عالم الغیب کو ہو جاتا ہے، پھر مانگنا فعل عبث ہے۔ اگر وہ تمنا پوری نہیں ہو سکتی تو اس کا بھی علم ہے اور مانگنا اس صورت میں بھی بیکار ہوگا، لیکن یہ سب تکلفات ہیں۔ مرزا نے دعا سے نہیں روکا، بلکہ ہر لحظہ ہر وقت ایک ایک چیز کے لیے دعائیں مانگنے سے روکا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دینوی مقاصد اور تمناؤں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ انسان مانگنے پر آتا ہے تو مانگتا جاتا ہے۔ دل میں استقامت پیدا کرنی چاہیے۔ دنیا کی چیزوں سے زیادہ وابستگی نامناسب ہے، اس غرض سے دلِ بے مدعا مانگ لینا بہتر ہے۔